ابن صفی بی اے مرحوم "غم وصال ابن صفی" ۱۴۰۰ھ

(ابنِ صفی بی اے کے سانحہ ارتحال پر رئیس امروہوی کا یادگار تاثراتی مضمون)

جب ابن صفی کا انتقال ہوا اس وقت میں روزنامہ یادگار سکھر کا ادبی صفحہ مرتب کرتا تھا ابن صفی کے انتقال پر ایک بھرپور نمبر میں نے مرتب کیا تھا یہ مضمون خصوصی طور پر استادِ محترم سے تحریر کرایا تھا

اردو زبان میں جاسوسی ادب کی تاسیس اور طرح اندازی کا سلسلہ بوستانِ خیال۔ داستانِ امیر حمزہ اور طلسمِ ہوش رُبا سے شروع ہوتا ہے۔ جب پہلوانوں اور قلعہ شکنوں اور جادوگروں کے ساتھ عیاروں کا جاسوسی نظام بھی متحرک اور فعال رہتا تھا۔ ان جاسوسوں کے سردار خواجہ عمرو بن امیہ ضمری تھے اور ان کی مددگاری کے فرائض چالاک عیار اور برق عیار جیسے جہاں دیدہ کرشمہ آرا جاسوس ادا کیا کرتے تھے۔ داستان سرائی کا دور ختم ہوا تو انگریزی ناولوں کے زیر اثر اردو زبان میں ناول نویسی کا سلسلہ شروع ہوا لیکن یہ اصلاحی اور معاشرتی قسم کے ناول تھے رفتہ رفتہ ان ناولوں میں رومانیت اور افسانویت کی روشنی بیدار ہوئی اور ناول نویسی کی نئی تحریک کا آغاز ہوا لیکن یہ ہمارا مبحث اور موضوع نہیں۔ تذکرہ ہے اردو کے جاسوسی ادب کا! شرلاک ہومز کے مقبول عام جاسوسی ناولوں نے ساری دنیا کی توجہ اپنی طرف مبذول کرلی تھی۔ اردو میں ان ناولوں کے بہ کثرت ترجمے ہوئے ان مترجموں میں تیرتھ رام فیروز پوری کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے ان ناولوں کی تقلید میں خود ہمارے ناول نویسوں نے جاسوسی مہمات اور سراغ رسانی کے موضوع پر ناول اور افسانے لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔ ابن صفی اسی قبیلے کا بزرگ تھا۔ اس جواں مرگ اہلِ قلم نے صرف ترپن سال کی عمر میں عمران سیریز اور دوسرے عنوانات کے تحت سنا گیا ہے کہ تقریباً تین سو ناول لکھے اور اگر موت کا ہاتھ مرنے والے کا قلم نہ چھین لیتا تو نہ جانے یہ سلسلہ کہاں تک پہنچتا۔ یہ میری کوتاہی اور کم توفیقی ہے کہ میں ابن صفی کی حیرت انگیز عبارت آرائیوں، بے مثال کردار سازیوں اور خیرہ کن افسانہ طرازیوں سے لطف اندوز نہ ہوسکا۔ لیکن مجھے اندازہ ہے اور

میرے علم میں ہے کہ جاسوسی ادب پڑھنے والا اور اسے پسند کرنے والا طبقہ کس ذوق وشوق سے ہر مہینے ابنِ صفی کے نئے ناول کا انتظار کیا کرتا تھا۔ ہندوستان میں بھی ان کی مقبولیت کا یہی عالم تھا۔ ان کے طرزِ بیان میں عجب طرح کی ساحرانہ کشش تھی اور جاسوسی کارناموں کی تشکیل وتدوین میں ان کے کمالات کا اعتراف ہر شخص کرتا تھا۔ ابنِ صفی مرحوم کی تقلید جس وسیع پیمانے پر کی گئی وہ بجائے خود ناقابلِ تصور ہے۔ شاید ہی اس عہد میں کسی ناول نگار کو اتنے مقلد اور اتنے چربا ساز نصیب ہوئے ہوں۔ بسیار نویسی کے باوجود ان کے یہاں بیان کی تازگی اور ان کے موضوع کی ندرت آفرینی مسلم تھی۔ اب تو ابنِ صفی بھی مر گئے؟ جب تک زندہ رہے، ہم سمجھتے تھے کہ ہم ان سے بے نیاز ہیں لیکن اب ہمیں اپنی محرومی اور اپنی نیازمندی کا اندازہ ہوتا ہے۔ اب ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ہم نے کس بے شرمی اور سنگ دلی سے اپنے ایک باکمال ہم عصر کو نظر انداز کر رکھا تھا۔ یہاں ہم سے مراد عام قاری نہیں کہ وہ تو ابنِ صفی کا عاشق تھا ''ہم'' سے مراد وہ لوگ ہیں جو ناول، افسانے اور داستان سرائی کے شعبے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ کیسی بدنصیبی ہے کہ سال ہا سال تک ایک شہر میں رہنے کے باوجود ابنِ صفی سے میری ملاقات صرف ایک بار ہو سکی جب وہ جون ایلیا کی شادی کے ولیمے میں ہمارے غریب خانے پر تشریف لائے تھے۔ انھیں شاید کبھی معلوم نہ ہو سکا کہ میرے دل میں، ہم سب کے دل میں ان کی کتنی قدر اور ان کا کس درجہ احترام ہے؟ اور اب تو روبرو اظہارِ عقیدت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اب تو ہم خلد آشیاں ابنِ صفی کی روح کو مخاطب کر کے ہی ان احسانات کا شکریہ ادا کر سکتے ہیں جو ابنِ صفی کے قلم نے اردو زبان کے جاسوسی ادب پر کیے ہیں۔

افسوس کہ یاراں ہمہ از دست شدند
از دست اجل یگاں یگاں پست شدند
بودند۔ تنک حوصلہ در محفلِ عمر
یک لحظہ ز ما پیشتر ہست شدند

☆☆☆☆☆